10078 ـ اذان كا حكم

سوال

كيا اذان واجب ہے ؟

ہم كالج كے سٹوڈنٹ ہيں اور نماز كے ليے مختص جگہ پر نماز ادا كرتے ہيں، كيا ہمارے ليے نماز سے قبل اذان دينا ضرورى ہے، حالانكہ ہميں دوسرى مساجد كى اذان سنائى ديتى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

لغت عرب ميں اذان اعلان اور معلوم كرانے كو كہتے ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور لوگوں ميں حج كا اعلان كر ديں الحج (27).

يعنى انہيں حج كا بتا ديں.

اور شرعيت ميں اذان كى تعريف يہ ہے كہ:

فرضى نمازوں كے اوقات كا ثابت شدہ الفاظ اور مخصوص طريقہ پر اعلان كر كے اللہ تعالى كى عبادت كرنا.

دوم:

فقھاء كرام كا اس پر اتفاق ہے كہ اذان اسلام كے خصائص اور دين كا ظاہرى شعار اور علامت ہے.

ليكن اس كے حكم ميں اختلاف ہے:

ايك قول يہ ہے كہ يہ فرض كفايہ ہے، امام احمد كا مسلك يہى ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ اور معاصرين علماء كرام ميں سے شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى نے يہى اختيار كيا ہے.

اور ایك قول یہ بھی ہے کہ:

یہ سنت مؤکدہ ہے.

دونوں میں صحیح قول یہ ہے کہ اذان فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر اسے کوئی ایك شخص ادا کرے کہ وہ کافی ہو تو باقی افراد سے ساقط ہو جائیگی.

اس کی دلیل سنت نبویہ میں سے درج ذیل حدیث ہے:

مالك بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہماری عمریں تقریبا سب کی برابر تھی اور ہم سب نوجوان تھے، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیس راتیں ٹھرے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شفقت کرنے والے اور رحم دل تھے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ ہم اپنے گھروں اور اہل و عیال میں واپس جانے کا شوق رکھتے ہیں، تو انہوں نے ہمیں اپنے پیچھے اہل وعیال کے بارہ میں دریافت کیا، ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" تم اپنے اہل و عیال میں جاؤ اور وہاں ان کے پاس جا کر رہو، اور انہیں تعلیم دو، اور اور احکام بتاؤ، اورجب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایك شخص اذان کہے،ا ور تم میں سے بڑا شخص تمہیں نماز پڑھائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (602) صحیح مسلم حدیث نمبر (674).

بخاری شریف کی ایك روایت میں ہے:

" جب تم دونوں نکلو تو اذان کہو اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (604).

اور ترمذی و نسائی کی روایت میں ہے:

مالك بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا چچا زاد ہم دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم دونوں سفر پر نکلو تو اذان کہہ کر اقامت کہو اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کروائے "

جامع ترمذی حدیث نمبر (205) سنن نسائی حدیث نمبر (634) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے " اراء الغلیل " (1 /

230) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اذان فرض کفایہ ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت میں سے صرف ایک شخص کو اذان دینے کا حکم دیا، نہ کہ ساری جماعت کو.

دیکھیں: توضیح الاحکام (1 / 424).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث میں مسافروں کے لیے نماز باجماعت اور اذان کی مشروعیت پائی جاتی ہے، اور حضر و سفر میں اذان دینے کی پابندی پر ابھارا گیا ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (5 / 175).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

شہر و علاقے میں اذان دینا فرض کفایہ ہے، اور اسی طرح اقامت بھی، اور اگر جہالت کی بنا پر یا غلطی وغیرہ سے بغیر اذان اور اقامت کے نماز باجماعت ادا کی جائے تو اس کی نماز صحیح ہو گی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 54).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور ان دونوں - یعنی اذان اور اقامت - کی فرضیت کی دلیل کئی ایک احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور سفر و حضر میں اس کی پابندی ہے، اور اس لیے بھی کہ غالب طور پر نماز کے وقت کا ان دونوں کے بغیر علم ہی نہیں ہوتا، اور ان دونوں کے ساتھ مصلحت متعین ہے، کیونکہ یہ دین اسلام کے ظاہری شعار اور علامت میں شامل ہوتے ہیں.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 38).

اذان کے فرض کفایہ ہونے کی بنا پر یہ معلوم ہوا کہ اگر علاقے اور شہر میں جب اذان ہو تو اس وقت سننے والی ہر جماعت پر اذان دینا واجب نہیں بلکہ وہی اذان کافی ہو گی، اگرچہ افضل اور بہتر یہی ہے کہ اذان ترک نہ کی جائے چاہے نماز اکیلا ہی کیوں نہ ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا محلہ کی سب مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اذان دینا واجب ہے، حالانکہ ایك مسجد کی آواز سب محلہ والے سنتے ہیں ؟

اور کیا محلہ کی ایك مسجد کی اذان کافی ہو گی ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

اذان دینا فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر محلہ میں ایك مؤذن اذان دے اور محلہ کے سارے رہائشی اسے سن لیں تو یہ کافی ہو گی، لیکن عمومی دلائل کے پیش نظر ہر مسجد والوں کے لیے اذان دینا مشروع ہے.

اس بنا پر آپ کے لیے افضل اور بہتر یہی ہے کہ آپ اذان کہا کریں، اگرچہ ایسا کرنا آپ پر واجب اور ضروری نہیں.

واللہ اعلم .